www.novelsclubb.com
قدرت مکالمہ
ناولز کلب
از قلم فاتحہ افضال
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

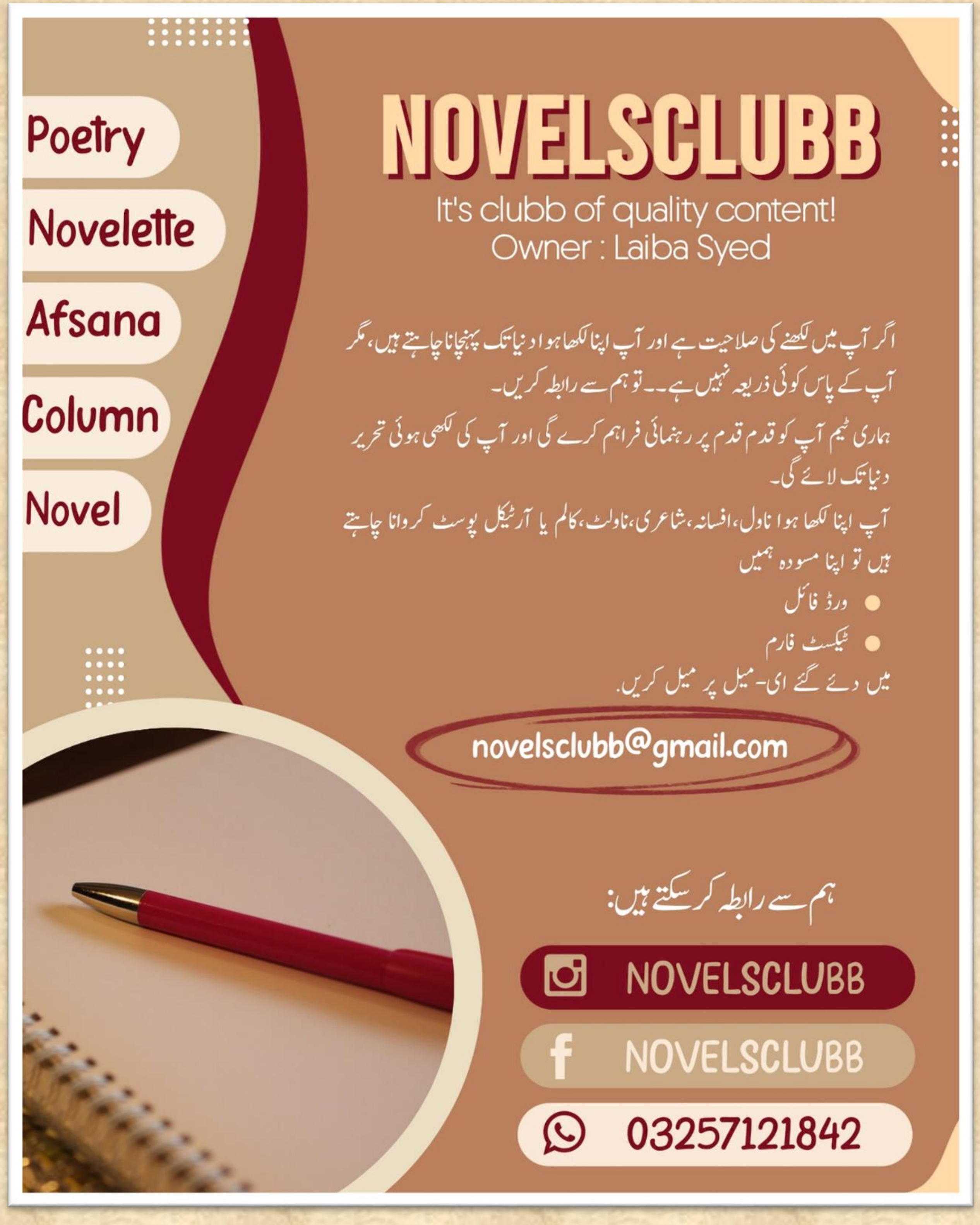
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای- میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

قدرت مکالمہ

از قلم

فاتحہ افضال

Clubb of Quality Content!

مکالمہ "قدرت مکالمہ" کے تمام جملہ حق لکھاری "فاتحہ افضال" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

قدرت مکالمہ

" یہ ہم یہاں پارک میں کیوں آئے ہیں؟"ازا نے بینچ پہ بیٹھتے ڈاکٹر رباب سے پوچھا۔
پچھلی دفع تم نے ہی کہا تھا کہ تم میرے کلینک میں کمفورٹبل نہیں ہو۔"انہوں نے نرمی سے جواب دیا۔

"مگر میں نے پارک میں آنے کو تو نہیں کہا تھا۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔

"تم نے کوئی بھی جگہ نہیں بتائی تھی۔بس کلینک میں سیشن سے انکار کیا تھا۔اور میرے خیال میں آج کے سیشن کے لئے اس سے بہترین جگہ کوئی اور نہیں ہے۔"وہ تحمل سے بولی
۔

"پھر سیشن شروع کریں اب۔"اس نے کہا۔اسے اس بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آج کے سیشن کے لئے یہ جگہ کیوں مگر خیر اب وہ کیا کر سکتی تھی۔"
پچھلی دفع جہاں سے ختم کیا تھا وہاں سے ہی شروع کرتے ہیں۔"ڈاکٹر رباب نے کہا۔

Clubb of Quality Content

"نیند صحیح سے نہیں آتی۔رات کو سوتے سوتے اٹھ جاتی ہوں۔پھر دوبارہ نیند نہیں آتی ۔پھر سوچیں دماغ پہ حاوی ہونے لگتی ہیں۔ڈپریشن حاوی ہونے لگتا ہے۔بے بسی محسوس ہوتی ہے۔وہ سامنے کھیلتے ہوئے بچوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"سمجھ نہیں آتا کیا کروں ایسا لگتا ہے بس فصول کی زندگی گزار رہی ہوں کہیں دل نہیں لگتا ۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے روکی چہرہ اٹھا کے ان کی طرف دیکھنے لگی۔آنکھوں میں نمی تہر رہی تھی۔۔

"اُن سے بات کرو۔"وہ رائٹنگ پیڈ پہ پوائنٹ نوٹ کرتے ہوئے تحمل سے بولی۔

"ان سے بات کرنی ہوتی تو آپ کے پاس کیوں آتی۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔

"میں تمہاری تھیراپسٹ ہو۔تمہیں حل ہی بتاؤں گی۔وہ اُسی تحمل سے بولی۔

"ان کی وجہ سے ہی تو آپ کے پاس آرہی ہوں۔ان کے کئے غلط فیصلوں کی وجہ سے ہی اس حال میں ہوں آج۔"اس نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پہ رکھ لیے تھے۔"اور آپ کہ رہی ہیں کہ میں ان سے ہی بات کروں۔ڈیسگسٹینگ،کیا کہوں انہیں کہ بچپن میں کیوں اپنے دوست کے گھر چھوڑتے تھے۔کیوں مجھے سمجھتے نہیں ہے کیوں میری مرضی نہیں پوچھتے،کیوں مجھے میری مرضی کے دوست نہیں بنانے دیتے۔"اس نے اپنے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں الجھائے مٹھی بنا کے ہونٹوں پہ رکھ لی۔''کیوں مجھے میری پسند کا کھانا نہیں کھانے دیتے۔ کیوں مجھے میری پسند کے کپڑے نہیں پہننے دیتے، کیوں مجھ پہ بات بات پہ روک ٹوک کرتے ہیں، یہ مت کرو، وہ مت کرو، ایسے مت کرو، ایسے بات نہیں کرو، اونچا مت ہنسو، زیادہ مت بولو، یہاں یہ نہیں کرنا ،ایسے مت بیٹھو۔''ڈاکٹر رباب کو اس کے جسم میں اب کپکپاہٹ محسوس ہوئی۔ وہ اس کے ہر ریکشن کو نوٹ کر رہی تھیں۔''انھیں یہ کہو کیوں میرا کمپریزن دوسرے بچوں سے کرتے ہیں۔ کیوں مجھے'' یہ کہوں کہ ذہنی مریضہ بنا دیا ہے مجھے آپ لوگوں نے۔ مجھے میری پسند کے سبجیکٹ نہیں رکھنے دیئے کبھی، مجھے آرٹس پڑھنا تھا میڈیکل نہیں۔ مجھے ایک چابی والی گڑیا سمجھتے ہیں۔ جس سمت دل کیا موڑ دیا۔''وہ اب اپنے ہاتھوں سے اپنے دونوں بازو سہلا رہی تھی وہ بار بار چہرہ اٹھا کے ڈاکٹر رباب کی طرف دیکھتی جیسے یہ دیکھنا چاہتی ہو کہ وہ سن بھی رہی ہیں کہ نہیں۔''کیوں مجھے ایک ڈپریشن کا مریض بنا دیا اس چھوٹی سی عمر میں آخر کیوں۔ کہتے کہتے اس کی آنکھوں سے کب آنسو بہنے لگے اُسے احساس ہی نہیں ہوا۔ آنسو اس کی تھوڑی سے ٹپکتے ہوئے ہتھیلی پہ گرنے لگے مگر آج اس نے انہیں روکا نہیں، آج اُنہیں بہہ جانے دیا۔ آج اُسے اس بات سے فرق نہیں پڑ رہا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ وہ ایک پبلک پارک میں لوگوں کے سامنے بیٹھی رو رہی ہے۔ڈاکٹر رباب نے بھی اسے رونے سے نہیں روکا وہ بھی چاہتی تھی کہ آج وہ کھل کے رو لے۔آج اپنے اندر چھپا غبار نکال دے۔روتے ہوئے اس کی ناک سے پانی آنے لگا۔اس نے اپنے بیگ میں چیک کیا مگر ٹشو وہاں نہیں تھے،اس نے چہرہ اٹھا کر ڈاکٹر رباب کو دیکھا جیسے اُن سے ٹشو مانگ رہی ہو اور وہ نہ دے رہی ہو۔

”کیا؟“ڈاکٹر رباب نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا،انہیں سمجھ نہ آئی کہ وہ انہی ایسے ناراضگی سے کیوں دیکھ رہی ہے۔مگر جیسے ہی سمجھ آئی اُنہوں انہیں شرمندگی ہوئی۔اُنہوں نے جلدی سے اپنے پرس سے ٹشوز نکال کر اُسے دیئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

”آئی ایم سوری!! مجھے یاد ہی نہیں رہا۔“وہ شرمندگی سے بولی۔

”اٹس اوکے۔“وہ ٹشو سے اپنا ناک رگڑتے ہوئے بولی۔

”اب سیشن کی طرف چلتے ہیں۔“ازا بولی۔

”آپ چاہتی ہیں کہ میں ان سے یہ سب کہوں؟“وہ آہستگی سے بولی۔اب وُہ ہلکا محسوس کر رہی تھی.

”ہاں۔“ڈاکٹر رباب سامنے دیکھتے ہوئے اُسی تحمل سے بولی۔

”کیا تم نے کبھی انہیں بتانے کی کوشش نہیں کی؟“ڈاکٹر رباب نے اُسے نرمی سے کہا۔وہ نوٹ کررہی تھیں کہ وہ بار بار اپنی ٹانگیں ہلارہی ہے۔اکثرایسا ہوتا ہے کہ جو لوگ ڈپریشن میں ہوتے ہیں وہ اپنی ٹانگیں ہلاتے ہیں۔

”کی تھی۔“وہ اپنی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔

”پھر کیا کہا؟“نرمی سے سوال کیا۔

”بات ہی نہیں کر سکی،جب بھی بات کرنے کی کوشش کرتی تھی الفاظ ادا ہی نہیں ہوتا تھے ،اور اگر کبھی ہمت ہو بھی جائے تو کچھ ایسا ہو جاتا تھا کہ بات ہو ہی نہیں سکتی تھی، کبھی بابا کو کوئی کام اجاتا تھا کبھی کہیں جانا پڑ جاتا تھا بس اسی وجہ سے کبھی بات ہو ہی نہیں سکی۔“

”اچھا تم نے کہا کہ تمہیں تمہاری مرضی کے سبجیکٹ نہیں رکھنے دیے تو تم نے انہیں کہا نہیں کہ میں نے یہ نہیں پڑھنا میں نے اپنی پسند کے سبجیکٹ رکھنے ہیں؟“

”میں نے خود ہی بات نہیں کی کیونکہ مجھے پتہ تھا ان لوگوں نے میری بات سننے ہی نہیں۔“ وہ بازو سینے پہ باندھتے ہوئے بولی۔

”تم نے یہ بات خود سے کیوں اخذ کرلی کہ وہ بات سنیں گے ہی نہیں؟“ایک اور سوال۔

”کیونکہ مجھے یہی لگتا تھا۔“وہ سادگی سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”مگر تمہیں بات کر کے دیکھنی چاہیے تھی۔“ وہ رائٹنگ پیڈ پہ کچھ لکھتے ہوئے بولی۔

”اچھا وہ بچہ دیکھ رہی ہو؟“ ڈاکٹر رباب نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے ان کی نظروں کے تعاقب میں سامنے دیکھا جہاں ایک بچہ درخت پہ چڑھنے کا کوشش کر کر رہا تھا مگر بار بار ناکام ہو رہا تھا۔اس کے ماں باپ اُسے روک رہے تھے۔ مگر وہ ان کی بات سن ہی نہیں رہا تھا

۔

”کیا اس کے ماں باپ ٹھیک کر رہے ہیں؟“ اُسی بچے کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے اس سے سوال پوچھا۔

”ہاں!!! صحیح کر رہے ہیں۔“ اس نے سادگی سے جواب دیا۔آخر اس بات کی تک کیا بنتی ہے۔

”مگر وہ صحیح کیوں ہیں؟“ دوبارہ سوال۔

”کیوں کہ ان کے نزدیک بچہ گر جائے گا اور اُسے چوٹ لگ جائے گی۔اسی لیئے اس کے ماں باپ اُسے منع کر رہے ہیں۔ مگر بچے کو لگتا ہے کہ وہ کر لئے گا اس کے ماں باپ کو یہ بات سمجھنی چاہئے۔“ وہ سادگی سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈیسٹ مائی پوائنٹ۔" ڈاکٹر رباب نے گردن اس کی جانب موڑتے ہوئے کہا۔وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"اگر وہ لوگ بیٹھ کے بات کرلیں اور ایک دوسرے کو سمجھالیں تو کوئی مسئلہ ہی نہ ہو۔میں تمہیں یہی سمجھانے کی کوشش کررہی ہُوں ازا، کہ مسئلے ایسے ہی حل نہیں ہوتے بیٹھ کر بات کرنی پڑتی ہے۔تم ان کے پاس جاؤان سے بات کرو،ان سے ہر بات کہو،جو شروع سے دل میں ہے۔رات کو نیند نہیں آتی تو اٹھو اور ماں باپ کے پاس جاؤاور انہیں بتاؤان سے بات کرو اگر مسئلہ ماں باپ ہیں تو بھی ان سے بات کرو،اگر مسئلہ کوئی اور ہے تو بھی ان سے بات کرو۔ہماری زندگی میں آدھے سے زیادہ مسئلے بات نہ کرنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔جس دن ہم نے بات کرنا شروع کردی اس دن ہمارے آدھے سے زیادہ مسائل خود بہ خود سلجھنے لگ جائے گے۔وہ نرمی سے کہتی گئی وہ خاموشی سے سنتی گئی۔

"اگر انہوں نے کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کی تو تم نے کبھی بتانے کی کوشش بھی نہیں کی۔تم یہ کہتی ہو کہ انہوں نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ تم ان کے فیصلوں سے خوش نہیں وہ اس کے لیے کیونکہ تم نے کبھی انھیں بتایا ہی نہیں، کبھی بتانے کی کوشش بھی نہیں کی۔اگر ان کے کسی ایک بھی بات یا فیصلے پہ تم نے کبھی انہیں کہا ہوتا کہ یہ تمہارے ٹھیک نہیں ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

۔تم اس سے راضی نہیں ہو تو اگلی دفع وہ تم سے مشورہ لیتے، تمہاری مرضی پوچھتے نہ کہ اپنی مرضی تم پہ لاگو کرتے۔ تم نے ہمیشہ ان کی ہر مرضی پہ سر تسلیم خم کیا ہے۔ اگر ایک دفع بھی تم ان سے بات کرتی اختلاف کرتی تو آج تم یہاں نہ ہوتی۔ انہیں تو ہمیشہ یہی لگا ہو گا کہ تم ان کے فیصلوں پہ راضی ہو۔ کیونکہ کبھی تم نے انہیں بتانے کی کوشش کی ہی نہیں کی۔ غلطی صرف ان کی نہیں ہے غلطی تمہاری بھی ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ غلطی تمہاری ہے غلطی ان کی اور تمہاری برابر ہے۔ جنہوں نے تم سے کبھی پوچھا ہی نہیں کہ ایا تم ان سب سے راضی ہو یا نہیں۔ اگر تم یہ کہتی ہو کہ قصور ان کا ہے تمہارا نہیں تو تم غلط ہو قصور دونوں کا برابر ہے۔ ان کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے تم سے کبھی پوچھا نہیں ہمیشہ اپنی مرضی تم پہ عائد کی۔ اور تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے کبھی ان سے بات کرنے کی کوشش ہی نہیں کی بچوں کو لگتا ہے کہ والدین ان کے لیے غلط فیصلے لے رہے ہیں ان کی مرضی نہیں پوچھ رہے مگر ایسا اپ نہیں ہوتا جب بچے اپنے لیے سٹینڈ نہیں لیتے یا اپنے ماں باپ کو یہ نہیں بتاتے کہ وہ ان کے فیصلے سے راضی نہیں ہیں تو پھر ماں باپ یہی سمجھتی ہیں کہ ہم ٹھیک ہیں اسی لیے ہمارا بچہ ہمیں نہیں کہہ رہا۔ ہر ماں باپ اپنی اولاد کا بھلا چاہتے ہیں مگر وہ اس بات کو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ ان کے لیے ہوئے فیصلے بھی غلط ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ یہ بات سمجھ لیں اور اپنی اولاد سے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مشورہ کر کے کوئی فیصلہ لیں تو ان دونوں کے لیے بہتر ہوگا۔ تم یہ سوچنا چھوڑ دو کہ تمہارے ماں باپ تمہارا بھلا نہیں چاہتے وہ تمہارا بھلا ہی چاہتے ہیں۔ مگر ان سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں کچھ۔ اگر وہ اپنے بچوں کو معاف کر سکتے ہیں بڑی بڑی باتوں پہ تو بچوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے ماں باپ کو معاف کر دے۔'' وہ اسی تحمل سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اور وہ سر جھکا کر انہیں سن رہی تھی۔ وہ صحیح کہہ رہی تھی اس نے کبھی ان کے کسی فیصلے پہ اعتراض نہیں کیا تھا۔ اگر کیا ہوتا تو آج سب الگ ہوتا آج وہ یہاں ایک تھیراپسٹ سے سیشن نہ لے رہی ہوتی۔

''تمہیں پتہ ہے یہ مسئلہ صرف تمہارے ساتھ نہیں ہے آج کل کے ہر دوسرے ٹین ایجر کا مسئلہ یہی ہے اگر انہیں بھی یہ بات سمجھ آجائے کہ بات کرنے سے ان کے معاملات حل ہو سکتے ہیں تو کسی کو ڈپریشن نہ ہو، ہر کوئی سکون کی نیند سوئے ہر کسی کے چہرے پہ اصلی مسکراہٹ ہو۔'' وہ اپنی چیزیں بیک میں ڈالتے ہوئے بولی.

''اب جاؤ اور اپنے والدین سے بات کرو انہیں سب کچھ بتاؤ اور ان کی بھی سنو۔'' وہ بینچ پہ ٹیک لگا کے بیٹھتے ہوئے بولی۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

''امید ہے اگلے سیشن میں مجھے ایک الگ ازا ملے گی۔'' مسکراتے ہوئے بولی اور وہ مسکرا بھی نہ سکی۔

''اللہ حافظ۔'' ازا بنچ سے اٹھتے ہوئے بولی۔ وہ پلٹتے ہوئے پارک سے باہر نکل گئی اپنی گاڑی تک پہنچ کر وہ دروازہ کھولتے ہوئے رک کے اندر ڈاکٹر رباب کی طرف دیکھنے لگی جو اپ سامنے کھیلتے بچے کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

....

....

وہ بیڈ پہ لیٹی ڈاکٹر رباب کی باتوں کو سوچ رہی تھی۔ ایا وہ ان سے بات کرے یا نہ اج ڈاکٹر رباب سے ہوئے سیشن کو ایک ہفتہ گزر چکا تھا وہ روز یہی سوچتی تھی کہ بات کریں یا نہ اور اب وہ اس فیصلے پر پہنچی تھی کہ بات کرکے دیکھ ہی لیتی ہے کیا پتا ڈاکٹر رباب ٹھیک کہہ رہی ہوں کہ بات کرنے سے معاملات سلجھ جاتے ہیں مگر اندر کہیں اسے یہ ڈر بھی تھا کہ اگر اس کے ماں باپ غصہ ہو گئے تو۔

''ایسا کرتی ہوں کل بات کرلوں گی اب تو رات کا ایک بج رہا ہے۔'' وہ موبائل پہ ٹائم دیکھتے ہوئے خود کلامی کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

”نہیں!!!“اج نہیں تو کبھی نہیں!!!.“وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے خود سے بولی۔وہ سلپرز پہن کے کمرے سے نکلی اور سیدھا مسٹر اور مسز وقار کے کمرے کے باہر جا پہنچی دروازہ ناک کرنے سے پہلے ایک لمبی سانس لی۔یہ مشکل تھا مگر ناممکن نہیں۔اس نے دروازہ ناک کیا مگر کوئی جواب نہیں۔ظاہر ہے رات کے ایک بجے وہ سو رہے ہوں گے۔ پھر اس نے دوبارہ دروازہ ناک کیا اور تب تک کرتی رہی جب تک دروازہ نہیں کھولا گیا۔سامنے مسز وقار نیند سے بھری انکھیں لیے اس کے سامنے حیران و پریشان دروازہ کھولے کھڑی تھی۔اسے شرمندگی تو ہوئی مگر ظاہر نہ ہونے دیا۔

”کون ہے بیگم؟“پیچھے سے مسٹر وقار کی نیند سے بھری اواز ائی۔

”ازا ہے۔“مسز وقار بولی۔

”خیریت ازا اور اس وقت۔“وہ پریشانی سے بولے۔

”ازا بیٹے خیریت ہے؟تم اتنی رات کو کوئی کام تھا؟“وہ نرمی سے بولی۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

”وہ مجھے کچھ بات کرنی تھی۔“اس کے گلے میں گلٹی ابھری۔

”اتنی رات کو؟خیریت تھی؟صبح بھی تو ہو سکتی تھی نہ بات۔“وہ حیرانگی سے بولی۔

Clubb of Quality Content

"ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔" وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"اچھا اجاؤ اندر اجاؤ۔" وہ دروازے سے ہٹتے ہوئے بولی۔

مسز وقار بیڈ کے پائندے پہ جا کے بیٹھ گئی مسٹر وقار بھی حیرانگی سے اٹھ کے بیٹھ گئے اور اسے سامنے کاؤچ پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ایسے کہ وہ امنے سامنے تھے۔

"ازا نے کچھ بات کرنی ہے۔" مسز وقار نے مسٹر وقار سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بولو بیٹے، کیا بات کرنی ہے؟۔" مسز وقار نے اسے بات شروع کرنے کو کہا. اسے سمجھ نہیں ہے ارہا تھا کہ وہ بات کہاں سے شروع کرے مگر بات تو کرنی تھی نا اب۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"م۔۔۔ مجھ۔۔۔مجھے اپنے بارے میں بات کرنی ہے میرا میرا مطلب کہ ہمارے بارے میں بلکہ مجھے اپ سے پوچھنا ہے۔" وہ رک رک کے ہمت کرتے ہوئے بولی۔

"کیوں اپ لوگوں نے ایسا کیا؟ کیوں بات بات پہ مجھ پہ روک ٹوک کرتے تھے؟ کیوں مجھے کھل کے سانس نہیں لینے دیتے تھے؟ کیوں ہر بات پہ اپنی مرضی میرے لاگو کرتے تھے؟ کیوں بچپن میں جب اپ لوگوں نے جب کہیں جانا ہوتا تھا تو مجھے اپنے دوستوں کے گھر چھوڑ دیتے تھے؟ کیوں مجھے سمجھتے نہیں ہے؟۔" وہ ہمت کرتے ہوئے کہنے لگی۔

"بیٹا یہ کیا کہہ رہی ہو؟" مسٹر اور مسز وقار نا سمجھی سے بولے انہیں سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے اور کیوں کہہ رہی ہے۔

"پلیز۔۔۔۔ "وہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی۔

"آج مجھے بولنے دیں۔۔ پلیز۔۔۔"وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اس کی انکھوں میں عجیب سا تاثر تھا کہ وہ دونوں چپ ہو گئے۔

"کیوں میری مرضی نہیں پوچھتے؟ کیوں مجھے میری پسند کے دوست نہیں بنانے دیتے؟ کیوں مجھے میری مرضی کا کھانا نہیں کھانے دیتے کیوں مجھے میری پسند کے کپڑے نہیں پہننے دیتے؟ کیوں مجھے میری پسند کے سبجیکٹ نہیں رکھنے دیے کیوں بات بات پہ روک ٹوکی کیوں؟ کیوں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہتی گئی اور وہ سنتے گئے ہر شکوہ جو بچپن سے لے کراب تک تھے وہ سب کہہ دیے۔اس کا چہرہ انسوؤں سے تر تھا۔وہ چپ ہوئی تو مسز وقار کہنے لگی۔

"بیٹا ہمیں لگتا تھا ہم صحیح کر رہے ہیں۔ہر ماں باپ اپنی اولاد کا اچھا چاہتی ہے ہم بھی یہی چاہتے تھے اور چاہتے ہیں۔ہم تمہیں کہتے تھے یہ صحیح ہے تو تم وہ بات مان لیتی تھی کبھی کہتی ہی نہیں تھی کہ یہ نہیں کرنا چاہتی، یہ نہیں پسند۔ہم یہی سمجھتے تھے کہ تم ہماری مرضی پہ

راضی ہو۔ہم۔۔۔۔ہمیں لگتا تھا کہ اگر تم کسی بات پہ راضی نہ ہوئی یا تمہیں کسی چیز سے اختلاف ہوا تو تم ہمیں بتاؤ گی۔جب تم ہماری ہر بات پہ سر تسلیم خم کرتی تھی تو ہم یہی سمجھتے تھے تم بھی اسی چیز پر راضی ہو اسی لیے ہم تم سے کوئی مشورہ نہیں کرتے تھے اگر تم ہمیں ایک دفعہ بھی کہہ دیتی کہ تم راضی نہیں ہو تو باخدا ہم ائندہ تمہاری پسند اور مرضی کا خیال رکھتے ہمیں لگا کہ میڈیکل تمہارے لیے ایک اچھی فیلڈ ہے اگر ہمیں یہ پتہ ہوتا کہ تم اکچھ اور پڑھنا چاہتی ہو تو ہم کبھی تمہیں میڈیکل میں نہ بھیجتے۔اگر تم ہمیں کہتی کہ تمہیں وہ دوست نہیں پسند جو ہماری مرضی کے ہیں تو ہم کبھی تمہیں ان سے دوستی کرنے سے فورس نہ کرتے ۔مگر دوستوں والی بات پہ ہمیں لگتا ہے کہ ہم نے ٹھیک کیا ہے کیونکہ تم نے اپنے کالج ٹائم پہ جو کیا تھا وہ ہم نہیں بھولے بیٹا۔اسی وجہ سے ہم نے تمہیں تمہاری پسند کے دوست نہیں بنانے دیے۔"مسز وقار نرمی سے بولی۔

"اگر دیکھا جائے تو ہم ہر جگہ غلط نہیں ہے کچھ غلطیاں تمہاری بھی ہیں اگر تم یہ کہتی ہو کہ ہم نے تمہیں تمہاری پسند کے دوست نہیں بنانے دیے تو بیٹا جی اب اپ کی جو دوست ہے وہ اپ کی پسند کی ہے اپ نے اپنی مرضی سے اس سے دوستی کی تھی اور ہمیں اس سے کوئی اعتراض نہیں تھا اپ اس کے ساتھ شاپنگ پہ چاہتی ہو اس کے ساتھ اؤٹنگ پہ جاتی ہو اس

کے گھر جاتی ہو وہ ہمارے گھر اتی ہے ہمیں کبھی اس چیز پہ اعتراض نہیں ہوا۔ہاں ! اگر اپ یہ
کہتی ہو کہ ہم نے اپ کو پہلے کبھی اپ کی پسند کے دوست نہیں بنانے دیے تو وہ اس لیے
کیونکہ میرے خیال میں اپ بھول گئی ہو کہ اپ کے کالج کے ٹائم پہ کیا ہوا تھا اپ نے اپنی
مرضی کے دوست بنائے تھے اور جب ہم نے اپ کو منع کیا تو اپ نے کہا تھا کہ نہیں ماما بابا وہ
لوگ بہت اچھی ہیں اور اس کا نتیجہ ہمیں اج تک یاد ہے اپ کو پتہ بھی ہے اس دن جان نکل
گئی تھی ہماری جب اپ ہمیں سٹڈی کا کہہ کے ان کے ساتھ اؤٹنگ پہ چلی گئی تھی رات کے
12 بج رہے تھے اور ہمیں یہی نہیں پتہ تھا کہ ہماری بیٹی اس وقت ہے کہاں پہ اور کہاں پر
نہیں نہ ہمارے پاس اپ کی دوستوں کے نمبر ز تھے نہ ان کے گھر والوں کے نمبر ز اور اپ کو
پتہ بھی ہے اس رات ہم کتنی تکلیف میں تھے جب ہمیں یہی نہیں پتا تھا کہ ہماری بیٹی اس
وقت کہاں ہے اپ کو پتہ بھی ہے اس وقت ہمارے پہ کیا بیت رہی تھی رات کے 12 بج
رہے تھے اور ہمیں یہی نہیں پتہ تھا کہ ہماری بیٹی ہے کہاں پہ نہ اس کا فون نمبر لگ رہا تھا۔وہ تو
اللہ کا شکر ہے کہ رشید نے تمہیں دیکھ لیا تھا اور اس نے مجھے کال کر کے بتایا کہ تم اس دن اس
سڑک پہ اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی تھی جہاں آپ لوگوں کی گاڑی خراب ہو گئی تھی۔
آپ پتہ بھی ہے کہ اس وقت کیا گزر رہی تھی مجھ پہ جب مجھے یہ پتہ چلا کہ میری بیٹی ادھی

رات کو سڑک پہ کھڑی ہے۔ اپ کو پتہ ہے کہ ملک کے کیا حالات ہیں چوری چکاری، قتل و غارت، کڈنیپنگ یہ سب کچھ تو عام ہی ہے اور کراچی کا تو اپ کو پتہ ہی ہے۔اس لیے بیٹا ہم نے اپ پہ پابندی لگائی تھی ورنہ ہمارا مقصد اپ کو تکلیف دینا نہیں تھا بلکہ اپ کو غلط صحبت سے بچانا تھا اب اپ نے اپنی جو دوستیں بنائی ہوئی ہیں، جو بے شک ان میں سے کچھ ہماری پسند کی ہے مگر ایک تو اپ کے اپنی پسند کی ہے نا،ہاں باقی جہاں تک اپ کہہ رہے ہو کہ اپنے سبجیکٹ کا اگر اپ مجھے اسی وقت بتا دیتی بول دیتی کہ بابا میں نے ارٹس پڑھنا ہے تو میں کبھی اپ کو میڈیکل میں مت کرواء جب میں نے کہا کہ میری بیٹی میڈیکل پڑھے گی تو اپ نے کوئی ریکشن نہیں دیا تو مجھے یہی لگا کہ اپ اسی پہ خوش ہو۔" مسٹر وقار نرمی سے بولے۔ہاں کچھ باتیں انہیں لگی تھی کہ یہاں پہ انہوں نے غلطی کی ہے مگر کچھ باتیں تھی جہاں پہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنے حق پہ تھے۔

"ہاں بیٹا ہم سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے آپ کو سپیس نہیں دی اور یہ غلطی اکثر ماں باپ سے ہو جاتی ہے مگر ہم نے یہی سوچا تھا کہ ہم آپ کو محفوظ رکھ رہے ہیں۔ مگر ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ہم آپ کو سپیس نہ دے کر غلطی کر رہے ہیں ماں باپ سے اکثر غلطی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ہر وقت اپنے ساتھ جوڑ کر رکھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے بچے کافی

محرومیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ہم سے بھی یہی غلطی ہوئی کہ ہم نے آپ کو زندگی میں سپیس نہیں دی ہم نے آپ کے ہر کام میں ہر مسئلے میں خود کو انوالو کیا ہم نہیں کرنا چاہیے تھا ۔ہمیں آپ کو آپ کے مسئلے خود حل کرنے دینے چاہئے تھے۔۔ہاں مگر اگر آپ یہ کہو گی کہ ہم نے آپ کو آپ کی مرضی کے دوست وغیرہ نہیں بنانے دیے تو اس جگہ پہ میں اپنے اپ کو غلط نہیں سمجھتا بلکہ ہم دونوں ہی اپنے اپ کو غلط نہیں سمجھتے۔کیونکہ آپ کی اس حرکت کی وجہ سے مجھے بہت دکھ ہوا تھا۔دوستی کے چکر میں اپ اپنے ماں باپ سے جھوٹ بول رہی تھی۔آپ کو پتہ بھی ہے کہ ماں باپ کو کتنی تکلیف ہوتی ہے جب ان کی اولاد ان سے جھوٹ بولتی ہے۔مگر ہم ماں باپ ہیں۔بہر حال ہم اپنی غلطی کو سدھاریں گے اور کوشش کریں گے کہ آپ کو ایک اچھی لائف سٹائل دے سکیں۔اپ جو چاہتی ہو وہ آپ دیں۔ہاں مگر کچھ چیزوں میں ہمیں اج بھی اختلاف ہوگا اور یہ ہمیشہ رہے گا کیونکہ ہم ماں باپ ہیں اور ہم اپنی اولاد کا بھلا چاہتے ہیں۔ہم نہیں چاہتے کہ ہماری اولاد کسی غلط صحبت میں پڑے۔برے سے برا انسان بھی یہی چاہتا ہے کہ اس کا بچہ اچھی صحبت میں اچھی زندگی گزارے برائیوں میں مت پڑے۔ہم بھی یہی چاہتے تھے مگر کچھ غلطیاں ہم سے ہوئیں کچھ غلطیاں آپ سے ہوئی اب کچھ غلطیاں آپ اپنی سدھارنا کچھ غلطیاں ہم سدھاریں گے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کوئی بھی مسئلہ ہو ہم سے ایک بات کر و دیکھو اج بات کی ہے تو کتنا کچھ سامنے اگیا ہے کتنا کچھ سلجھ گیا ہے اگر یہی باتیں پہلے کر لیتی تو اج آپ اس ڈپریشن میں نہ ہوتی۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"ہمیں لگتا تھا کہ جو ہم کہتے ہیں جو کر رہے ہیں وہ آپ کے لیے اچھا ہے آپ کا اسی میں بھلا ہے۔ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ہر چیز ٹھیک نہیں ہوتی۔ کچھ چیزیں ہمیں ٹھیک لگتی ہے مگر وہ ٹھیک نہیں ہوتی۔ ہم ماں باپ ہیں ہم ہمیشہ آپ کو بہترین دینے کی کوشش میں تھے مگر ہمیں یہ نہیں پتہ تھا کہ اس بہترین کی جگہ ہم آپ کو بدتر دے رہے ہیں۔ ہم سے غلطی ہو گئی بیٹا ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ہم اپنی خواہشات اپنی خوشی تم پہ لاگو کر کے تم پہ بڑا اثر ڈال رہے ہیں ۔" مسٹر وقار اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولے۔

"پلیز بابا ایسے کہ مجھے شرمندہ مت کریں۔" وہ نرمی سے بولی۔

"غلطی میری بھی ہے کہ میں نے کبھی اپ لوگوں سے بات ہی نہیں کی، میں نے کبھی بولا ہی نہیں کہ یہ نہیں چاہیے یہ نہیں کرنا چاہتی یہ پسند ہے، غلطی صرف اپ لوگ ہی نہیں ہے غلطی میری بھی ہے اور زیادہ غلطی میری ہی ہے۔" وہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

Clubb of Quality Content

"ماں باپ کبھی کبھی اپنی اولاد کی زندگی یہ سوچ کے برباد کر دیتے ہیں کہ وہ ان کے بھلے کے لئے ہی سب کر رہے ہیں۔"

"اب سے آپ کچھ چیزیں اپنی پسند سے کرنا کچھ ہماری پسند سے۔جو پڑھنا ہے وہ پڑھنا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

"مجھے آرٹس پڑھنا ہے۔۔ڈاکٹری نہیں۔۔" وہ جلدی سے بولی۔

"ہم صبح ہی تمہارا ارٹس میں داخلہ کروائیں گے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے۔

ازا کے دل و دماغ پر سکون ہو گئے تھے۔ڈاکٹر رباب نے ٹھیک کہا تھا کہ بات کرنے سے بڑے سے بڑے معاملات ٹھیک ہو جاتے ہیں جو بات اج اس نے 19 سال کی عمر میں کی تھی وہی اگر وہ پہلے کر لیتی تو اج سب کچھ الگ ہوتا۔ مگر دیر ائے درست ائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تین ہفتے بعد:

وہ اج بھی اسی پارک میں اسی جگہ بیٹھی تھی جہاں ایک مہینہ پہلے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔مگر اج وہ پہلے والی ازا نہیں تھی اج وہ مختلف تھی۔پر سکون ازا۔۔۔

"تو مطلب تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم نے آرٹس میں ایڈمیشن لے لیا ہے۔اور چھٹیوں کے بعد تم میڈیکل نہیں ارٹس میں جاؤ گی۔" ڈاکٹر رباب مسکراتے ہوئے بولی۔

”ہاں جی۔۔“وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

”میں اب خوش ہوں بہت زندگی بالکل پرفیکٹ تو کسی کی نہیں ہوتی میری بھی نہیں ہے مگر اب پہلے کی طرح بھی نہیں ہے اب زندگی میں سکون ہے،ڈپریشن نہی،اب اصل مسکراہٹیں ہیں، نقلی نہیں اوراس سب میں سب سے بڑاہاتھ اپ کا ہے اگراپ نہ ہوتی تو میں اج اس جگہ ایسی نہ ہوتی۔“وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

”اگر میں نہ ہوتی تو کوئی اور ہوتا۔ مگر ہوتا ضرور۔۔۔۔“وہ نرمی سے بولی۔

”زندگی میں اپ پہ بھی کوئی ایسا phase ایا ہو جس میں اپ ڈپریشن کا شکار ہو یا سکون نہ ہو نیند نہ اتی ہو تو بات کر لیجیے گا والدین سے اگر مسئلہ وہ ہے تب بھی ان سے بات کیجئے اگر ان سے نہ کر سکے تو کسی نہ کسی سے کسی نہ کسی سے اگر والدین سے نہیں تو کسی ایسے سے جس سے بات کر کے اپ کو ہلکا محسوس ہو یاد رکھیے گا زندگی میں ادھے سے زیادہ مسائل بات کرنے سے سورج نے لگتے ہیں۔“

ختم شد۔

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: